اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقبول فرمایا ہے
صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرۂ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباسُ الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

کتاب ہذا کے متعلق بشارت نبویؐ صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرہ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباس الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمدؐ اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

نام کتاب	....	اقتباس الانوار
مترجم	....	مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی
	....	اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷
اشاعت	....	محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء
تعداد	....	پانچ صد (۵۰۰)
طباعت	....	حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور
ناشر	....	ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتی قدس سرہٗ

آں بندہ جمال رب ارنی، مجرد از اوقات ما ومنی، گم گشتہ در حضور معبود، وارستہ از تقیدات، بحر شریعت وطریقت راکشتی قطب اوتاد حضرت ابواسحاق چشتی قدس سرہٗ اپنے وقت کے اکابر مشائخ اور رئیس اولیاء تھے۔ کشف وکرامات میں آپ آیات الہیٰ میں سے ایک آیت تھے۔ آپ کی صحبت اکثر رجال الغیب کے ساتھ رہتی تھی۔ آپ کا لقب شریف الدین ہے۔ آپ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہٗ کے مرید وخلیفہ تھے۔ لطائف اشرفی[1] میں لکھا ہے کہ آپ حق تعالے کے غیبی حکم سے ملک شام سے بغداد جاکر حضرت خواجہ علو دینوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مرید ہوئے۔ حضرت شیخ نے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے عرض کیا کہ ابواسحاق شامی

سلسلہ چشتیہ کی وجہ تسمیہ

فرمایا آج سے تم ابواسحاق چشتی کہلاؤ گے اور چشت کی خلقت تم سے ہدایت حاصل کرے گی اور جو شخص تمہارا مرید ہوگا اسے بھی قیامت تک چشتی کہا جائے گا۔ چنانچہ تربیت کے بعد حضرت ابواسحاق چشتی کو حضرت اقدس نے خلافت دے کر چشت کیطرف روانہ کیا۔ اسی دن سے خواجگان چشت وجود میں آئے۔ ان کے سرحلقہ پنجتن یعنی پانچ بزرگ ہیں حضرت ابواسحاق چشتی، خواجہ ابواحمد چشتی، خواجہ ابومحمد چشتی، خواجہ ناصر الملۃ والدین ابویوسف چشتی اور خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اسرارھم۔ یہ پانچ حضرات چشت میں رہتے تھے۔ اسی طرح ان کے خلفاء بھی ملک ہندوستان میں پنج تن ہیں، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار چشتی،

---

[1] مجموعہ ملفوظات اشرف جہانگیر سمنانی جو دو واسطوں سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہٗ کے مرید تھے۔ غوث وقت تھے۔ آپکے ذریعے ہندوستان میں اسلام بہت پھیلا ہے۔ آپ حضرت خواجہ علاؤ الدین کے مرید وخلیفہ تھے۔ آپ حضرت خواجہ اخی سراج اور آپ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کے۔

آئی کہ اے علو! ابواسحاق کا کام بن چکا ہے اور وہ اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ گیا ہے اسے اپنا خرقہ خلافت پہناؤ اور اپنا جانشین بناؤ اور تم ہمارے پاس آجاؤ۔ چنانچہ حضرت شیخ نے ان کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور اپنا جانشین بنایا[1]۔ اسی وقت یہ آواز آئی کہ ابواسحاق "تو مقبول حضرت ماشدی" (تم ہماری بارگاہ میں مقبول ہو چکے ہو) چنانچہ یہی ہوا اور بہت لوگ آپ کے حسن تربیت سے منزل کمال و تکمیل کو پہنچے۔

اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت خواجہ ابواسحاق چشتی قدس سرہٗ سماع کثرت سے سنتے تھے اور علمائے وقت میں سے کسی کو مجال نہ تھی کہ اعتراض کرے۔ جو شخص آپ کی مجلس سماع میں شریک ہوتا تھا۔ پھر کبھی اس سے گناہ سرزد نہ ہوتا تھا۔ حضرت شیخ کے وجد کے اثر سے حاضرین مجلس پر بھی وجد اور ذوق طاری ہو جاتا تھا اور جب آپ پر وجد میں کھڑے ہوتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ در و دیوار وجد میں ہیں اور ان سے پسینہ بہتا تھا۔ نیز جس مرض کا مریض آپ کی مجلس سماع میں شریک ہوتا تھا اسے شفائے کامل حاصل ہو جاتی تھی۔ لیکن آپ دنیاداروں اور دولت مندوں کو مجلس سماع میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اگر اتفاق سے کوئی ایسا شخص شریک مجلس ہوتا تو تارک الدنیا ہو جاتا۔ جب آپ سماع کا ارادہ کرتے تھے تو دو تین دن پہلے اپنے اصحاب کو خبردار کرتے تھے اور خود طے کا روزہ رکھتے تھے اور قوالوں کو بھی توبہ کراتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک دفعہ خشک سالی ہوئی۔ بادشاہ وقت تمام ائمہ کرام سمیت حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے قوالوں کو بلا کر سماع شروع کرایا۔ لیکن بادشاہ کو کہہ دیا کہ واپس چلے جاؤ۔ بادشاہ نے بعض فقراء کے ذریعے عرض کرا بھیجا کہ اس احقر کو بھی سماع میں شرکت کی اجازت دی جائے۔

---

[1] خلیفہ جانشین وہ ہوتا ہے جو اپنے شیخ کے وصال کے بعد ان کی مسند پر متمکن ہو بخلاف عام خلفاء کے جو دوسرے مقامات پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔